ماہنامہ محی الدین کے قارئین کے نام

ضروری پیغام

حضور مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ نے ماہنامہ محی الدین کی اشاعت بڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور اس کی قیمت فی شمارہ 10 روپے مقرر فرمائی ہے۔ اس کی اشاعت میں اضافہ آپ احباب کی معاونت سے ممکن ہے ۔۔۔۔۔۔۔ آیئے ہر ماہ زیادہ تعداد میں ماہنامہ محی الدین خرید کر اپنے دوستوں میں تقسیم فرما کر اشاعت دین میں اپنا کردار ادا فرمائیں۔

تاجر حضرات اپنی دکانوں، دفاتر میں ماہنامہ محی الدین زیادہ تعداد میں رکھیں ہر آنے والے احباب کو تحفہ پیش کریں۔ اس طرح آپ اشاعت دین میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پیر بھائیوں سے بھی گذارش ہے ماہنامہ محی الدین ہر ماہ آرڈر لکھوائیں اور اپنے شہر میں تقسیم فرمائیں۔

ہدیہ فی شمارہ 10 روپے۔ آج ہی رابطہ فرما کر اپنا آرڈر بک کروائیں۔

برائے رابطہ

محمد صفدر صدیقی
0312-9658338

حاجی محمد عادل صدیقی
0345-7796179

محمد عدیل یوسف صدیقی
0321-7611417

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل
نقیب صبح سعادت

مجلہ محی الدین فیصل آباد

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

بفیضانِ نظر سلطان الزماں حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی

زیرِ ظلِ عاطفت
آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت
حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

شمارہ نمبر 12۔ جمادی الاول 1436ھ 2015ء

زیرِ سرپرستی
صاحبزادہ پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب
صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی صاحب
صاحبزادہ پیر زاہد قاسم صدیقی صاحب

مجلسِ ادارت
پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب
علامہ محمد معظم الحق محمودی صاحب
علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
ڈاکٹر عبد الشکور ساجد صاحب
پروفیسر عبد الخالق توکلی صاحب

مدیرِ اعلیٰ
حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیرِ معاون
پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ صدیقی

مدیر
محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

مجلسِ رفقاء
خلیفہ مشتاق احمد علائی صدیقی
خلیفہ طارق جمیل صدیقی، خلیفہ محمد بشیر صدیقی
شیخ نذیر داؤد صدیقی، شیخ محمد آصف صدیقی
ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ، ڈاکٹر محمود یوسف شیخ
حاجی محمد عادل صدیقی، شیخ محمد نسیم صدیقی
پیر سید شہباز شاہ، میاں عقیل احمد صدیقی
محمد صفدر صدیقی، محمد رمضان ڈوگر صدیقی
محمد عاطف امین صدیقی، محمد یسین صدیقی
حاجی حامد محمود صدیقی، حاجی محمد شبیر صدیقی
محمد بابر صدیقی، انعام الحق صدیقی
صوفی غلام رسول شرقپوری، محمد اظہر صدیقی
قیصر سبحانی صدیقی، محمد ہمایوں صدیقی

اس شمارے میں

عنیزا پرنٹنگ پریس پاک گول امین پور بازار فیصل آباد

جملہ ممبران
محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

رابطہ آفس
فاروق آرٹس
سیکنڈ فلور وکیلاں والی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

ناشر
صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

جامع مسجد محی الدین
سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

آئے روز غیرتِ مُسلم کو للکارا جا رہا ہے--------

کافر و مشرک توہین آمیز خاکے شائع کر کے ظلم و ستم کی داستان رقم کر رہے ہیں---

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ غلامانِ رسول ﷺ اپنے آقا و مولیٰ اپنے محبوب نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے ناموس کی خاطر تن--من--دھن--قربان کرنے کو فخر سمجھتے ہیں۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی کسی بد بخت نے ناپاک جسارت کی تو کسی خوش بخت عاشقِ رسول ﷺ نے اُس بد بخت کو جہنم کے حوالے کرنے میں دیر نہیں کی۔

حق کو ہی غالب رہنا ہے۔اور باطل کو ہی مٹنا ہے------

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

دوستو! ورفعنا لک ذکرک کا سرمدی اعلان تو اللہ رب العالمین نے فرمایا۔تو پھر ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی کیسی---اور کمی کون کر سکتا ہے----تصور بھی گستاخی ہے---اور اس گستاخی کی کب معافی ہے---

بارگاہِ رسالت ﷺ میں اونچا بولنا رب کو گوارہ نہ ہوا۔تو آج کوئی جہنم کا ایندھن بننے کا خود انتظام کرے تو کرے-----

افسوس کہ ہم عاشقانِ رسول ﷺ دعویٰ عشق میں صرف نعروں کی حد تک محدود ہو گئے۔

غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے۔ اور غلامی رسول ﷺ میں اطاعتِ رسول ﷺ کتنی قبول ہے۔ابھی وقت ہے----آج ہی سچی غلامی کا طوق گلے میں ڈال لیں۔

تاکہ میدانِ محشر میں شفاعتِ رسول ﷺ نصیب ہو سکے۔میرے مُرشدِ کریم دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں۔غلام وہ ہے جس کو دیکھ کر اُس کا آقا یاد آئے۔مرید وہ جس کو دیکھ کر اُس کا پیر یاد آئے۔

آؤ---کہ اتنا ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کریں کہ گلی گلی ذکرِ مصطفیٰ ﷺ گونج اُٹھے۔

آؤ---کہ حضور ﷺ کی ہر ہر ادا پر قربان ہو جائیں۔

آؤ---کہ اُن پر مر مٹنے کے جذبے کو بیدار رکھتے ہوئے دینِ متین پر عمل پیرا ہو جائیں۔

بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے

اُن پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

آخر پر اُن تمام گرامی علمائے کرام اور اہلِ محبت احباب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ''مجلّہ محی الدین'' کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور محبت کے ساتھ اپنے محبت نامے ارسال فرمائے۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر کہوں گا کہ ''مجلّہ محی الدین'' میں جس قدر حُسن ہے وہ میرے لجپال مُرشدِ کریم دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت ہے۔میری ادنیٰ کوشش بھی اُن کی مہربانی ہے۔میں تو کسی بھی قابل نہ تھا---نہ ہوں---بس کرم ہے---بھرم ہے---دعا فرمائیں ہم سب اپنے مُرشدِ کریم دامت برکاتہم العالیہ کے پاکیزہ مشن کے ادنیٰ خادم بن کر خدمت کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔آمین۔

فقط

خاکپائے مرشد

محمد عدیل یوسف صدیقی

الصدق شفیقی

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب

اسلامی تعلیمات میں اخلاقیات کو اہم ترین مقام حاصل ہے۔ بلکہ یہی تمام اعمال کے صالح یا غیر صالح ہونے کا معیار ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ تم میں سے کامل تر مومن وہ ہے جو تم سے اخلاق میں برتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب خلق رسول ﷺ کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواباً فرمایا۔ کہ آپ کا خلق تو قرآن ہے۔ (صحیح مسلم باب صلوٰۃ اللیل)

معلوم ہوا کہ قرآن کے تمام احکام کی بنیاد خلق پر ہے کہ اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ حکم خارج کا عمل نہ بنے بلکہ انسانی فطرت کا اظہار ہو اہر وہ عمل جس سے انسانی شرف میں اضافہ ہوا اور وہ انسان کو تخلیق کے مقاصد سے قریب تر کر دے اخلاقی تقاضا ہے ان تقاضوں کی فہرست طویل بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ان اخلاقی اقدار کو مجملاً بیان کیا جائے اور انہیں ایک نقطہ پہ مجتمع کر دیا جائے تو وہ اخلاقی تقاضا ''صدق'' ہے صداقت شعاری انسان کا جوہر ہے اور بنیادی وصف ہے اس میں پختگی اور اعتماد سے ساری زندگی نیکیوں کے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے اور اگر اس میں کوتاہی یا بے یقینی اور آئے تو بد عملی کی نمو ہونے لگتی ہے۔ صدق وہ وصف ہے جو انسان کی کاملیت کا ضامن ہے۔ اسی لئے ہر صالح انسان صداقت شعار ہوتا ہے۔ انبیاء کرام انسانی وجود میں انسانیت کے امام ہیں اس لئے اُن کے شمائل میں صدق کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے قرآن مجید نے گذشتہ انبیاء کرام کے حالات کی طرف بار بار اشارہ کیا ہے اور اُن کی تبلیغی مساعی کا تذکرہ کیا ہے غور کیا جائے تو ان واقعات میں صدق کا حوالہ ضرور ملے گا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قاری پر اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے یہ واقعات دہرائے جا رہے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام کے بیان میں ارشاد ہوا۔

انہ کان صدیقا نبیا (مریم ۵۶)

اور یہی جملہ حضرت ابراہیم کے لئے ارشاد ہوا حضرت یوسف علیہ السلام کو یوسف

یوسف ایھا الصدیق (یوسف ۴۶)

اے یوسف سچے یوسف

کسی کو صادق کہہ کر ذکر ہوا اور اُن کی فطرت کا بیان ہوا۔ کسی کو زمرہ صدقیاء میں ذکر کیا کسی کی والدہ کو صدیقہ کہا غرضیکہ کسی نہ کسی حوالے سے صدق کا ذکر ہوا۔ حضور اکرم ﷺ کے ذکر میں تو اس کا اظہار مختلف انداز میں ہوا۔ کبھی قبل اظہار نبوت کی زندگی کا حوالہ دیا گیا کبھی حاملِ صداقت کہہ کہ تعارف کرایا گیا اور کبھی آپ کے اعمال و افعال کی صداقت کا حوالہ دیا گیا۔

سرور کائنات ﷺ کی حیات مبارکہ کا ہر گوشہ صدق کا مبلغ ہے آپ نے ہر مرحلے پر سچائی کی عظمت کا اعلان کیا اور تو اور اپنی شناخت اسی حیثیت سے کرائی اعلان نبوت پر جب مکہ کے لوگ ہر ممکن مخالفت پر اُتر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر طعن کرنے لگے اور جھٹلانے پر کمر بستہ ہوئے تو آپ نے انہیں کسی معجزے یا خارق عادت کے حوالے سے اپنی نبوت کا یقین نہیں دلایا۔ بلکہ اُن کے اپنے رویے اور سابقہ علم کو حجت کے طور پر پیش کیا۔ کیا یہ حقیقت نہ تھی کہ وہ لوگ آپ کو صادق و امین کا لقب دے چکے تھے۔ مکہ کی فضاء میں ابن عبداللہ کی صداقت کسی پر مخفی نہ تھی ہر لمحے سچ بولنے والا، ہر کسی سے صداقت کی بنیاد پر معاملہ کرنے والا، بات کا سچا، عمل کا کھرا اور باہمی تعلقات میں بے لوث وجود کفار سے بھی اپنی اخلاقی عظمت کا اعتراف کرا چکا تھا۔ تاریخ کا طالب علم جانتا ہے کہ پیدائش سے دم واپس تک بڑے سے بڑا دشمن بھی کردار کے کسی پہلو پر انگشت نمائی نہ کر سکا۔ صداقت اُن کا وجود کا حصہ تھا جو ہر ہر موڑ پر آپ کی ساتھی رہی۔ ایسے ہی افضل البشر کو یہ کہنا زیب دیتا ہے۔ کہ صداقت میرا شفیق ہے۔ صدق میرا ساتھی ہے ایسا ساتھی جو جیون ساتھ تھا جو خوشحالی ہو یا پریشانی، صلح کی حالت ہو یا جنگ کی دوست سے معاملہ ہو یا دشمن سے، ذاتی تعلقات ہوں یا قومی، ہر موڑ پر اور ہر طور پر آپ کا ساتھی تھا۔ پوری زندگی صداقت کی رفاقت رہی۔ اس لئے آپ نے اپنی زندگی کے مختلف رویوں کا اظہار فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ ''الصدق شفیقی'' سچائی میری رفیق ہے۔ شفیق وہ رفیق ہے جس

کی رفاقت دل پسند بھی ہو اور تقویتِ جان بھی ہو۔ آپ نے صرف ساتھ نہ کہا شفیق کہہ کہ ''صدق'' کے اُن پہلوؤں کی طرف اشارہ بھی کیا جو سکون عطا کرتے ہیں۔ شوق دلاتے ہیں۔ اور ہر مصیبت میں معاون اور دمساز ہوتے ہیں حقیقت ہی ہے جب ''صدق'' شفیق بن جائے تو اس کے لئے ہر قسم کی قربانی راحتِ جان ہوتی ہے۔

اللہ کرے ہم اس ارشاد نبوی کی روشنی میں صدق کو اپنا ساتھی بنائیں تا کہ ہمیں بھی اس کی برکات سے فیض یاب ہونے کا موقع ملے۔

دیگر شہروں میں مجلہ محی الدین حاصل کرنے کے لئے رابطہ فرمائیں۔

☆ خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب 0306-6928335 دار العلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر

☆ خلیفہ محمد مظہر اقبال صدیقی صاحب 0323-9993038 دار العلوم محی الدین صدیقیہ دینہ

☆ علامہ محمد مظہر الحق صدیقی صاحب 0346-6011700 گجرات

☆ محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب 0345-5585090 گجر خان

☆ محمد قیصر سبحانی صدیقی صاحب 0301-6200622 قیصر کلاتھ ہاؤس کڑیاں والا گجرات

☆ خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب 0300-7799744 منہیس شریف کامونکی

☆ حاجی محمد الیاس صدیقی صاحب 0300-943134 لاہور

☆ حافظ واجد حسین صدیقی صاحب کالج روڈ ڈسکہ

☆ راؤ محمد آصف صدیقی صاحب 0345-57568633 مکتبہ نور المساجد چیچہ وطنی

☆ رانا محسن مجید صدیقی صاحب 0345-4314475 مانانوالہ

☆ محمد ہمایوں صدیقی صاحب 0334-0404054 رحیم یار خاں

☆ محمد دانش صدیقی صاحب 0323-6084086 اسلام آباد

مورخہ 29 نومبر 2013ء کو مرکزی جامع مسجد محی الدین فیصل آباد میں غوثِ زماں حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریب سعید میں حضور پُر نور قبلہ عالم مسند آرائے نیریاں شریف حضرت خواجہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا اللہ کی واحدانیت پر خطاب پُر نور

لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ۝

معزز علماء کرام قابل تکریم دانشور، سخنور، جمیع احباب اہل دل و صاحبِ فکر، حاضرین میرے ہمسفر معتبرین مجھے بہت خوشی ہے۔ آپ سب کو پیار میں وقار میں ذکر اذکار میں مصروف مگن اور پختہ لگن میں پابند شائستہ شستہ پیوستہ حال سے بیدار کیفیت میں دیکھ کر بے پایاں خوشی ہو رہی ہے۔ میں علالت اس میں بھی قدر طوالت اس سے فارغ ہوا۔ تو سب سے پہلا جو اہل دل اہل اخلاص دوستوں کا اجتماع منعقد ہوا۔ مرض اور بیماری سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے جس اجتماعِ عاشقاں میں مجھے جانے کا موقع میسر آیا بلکہ سعادت میسر آئی۔ وہ پنجاب کا بالخصوص فیصل آباد کا یہ خوبصورت اجتماع ہے۔ میں چند قول فیصل پیش کروں گا۔ اور وقت واقع مختصر ہے۔ لیکن کون ہے جس کے پاس وقت مختصر نہیں۔ ہے کوئی دنیا میں ایسا جو یہ کہے کہ بہت لمبا وقت ہے۔

سبھی کے پاس وقت مختصر ہے۔ اسی سال عمر گزار کر بھی کہتا ہے کہ وقت مختصر ہے اور سو سال باقی رہیں تو پھر بھی کہتا ہے کہ وقت مختصر۔ تو اتنے مختصر وقت میں بات وہی کرو۔ جو اس اختصار میں اللہ کے حضور اعزاز قبولیت سے معزز ہو جائے۔ تو تھوڑا وقت ہے کہ فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا۔

ہم نے دیکھا کہ بہت جگہ الفاظ کام نہیں آئے۔ نظر ہی کام آئی۔ اکثر جو لوگ نظر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ لفظ کے تیروں سے تو بچ سکتے ہیں۔ لیکن نگاہ کا چھوٹا ہوا تیر اجگر کے بغیر رکتا ہی نہیں۔ تو یہ محبت والوں کا خوبصورت اجتماع ہے۔ ہر طرف ہے چاندنی ہے پیار کی۔ ہر طرف

کرنیں ہیں نور کی۔ نہ جانے یہ آپ کے چہرے کی تمازت ہے یا دل سے اُٹھنے والے پیار کے وقار کا اظہار نظر آ رہا ہے۔ ہمارے پاکستان کے مشہور قاری علی اکبر نعیمی صاحب نے جو تلاوت قرآن کی ہے اس کی پہلی آیت ہے۔ **لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝** آپ کو دیکھ کر آیت کو سن کر ترجمہ کر کے معلوم ہوا کہ واقعی اس آیت کے تناسب سے آپ کا اللہ کے ساتھ اللہ کا آپ کے ساتھ ایک تعلق ہے جو لام ملکیت بیان کر رہا ہے۔ ترجمہ کیا ہے۔ **لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ** (حاضرین نے آیت مکمل کی۔ **وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝** تو حضور مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا۔ آپ تو سارے قاری ہیں۔ یہ اچھی عادت ہے کہ جس گھر میں قرآن کھل رہا ہو۔ وہاں رحمٰن کی رحمتیں بڑی قریب ہوتی ہے۔ جہاں قرآن کھل رہا ہو۔ وہ رحمٰن کی رحمتیں دل و جان پر اُترتی رہتی ہیں۔ تو آیت کیا ہے۔ **لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝**

اس کا انتہائی سادہ ترجمہ زمین اور زمین پر اور جو زمین میں ہیں۔ یہ سارے اللہ کی ملکیت ہیں۔ ان کا مالک کون ہے۔ اللہ۔ فرمایا صرف زمین ہی تو نہیں۔ زمین کی بات اس لیے پہلے کر رہا ہوں کہ آپ زمین پر ہی ہیں۔ اس لئے یہ سمجھو کہ آپ زمین پر ہیں مگر زمین آپ کی نہیں۔ اے آپ ہیں زندہ زمین پر۔ آپ اپنے ہی مالک نہیں تو زمین کے مالک کب ہونگے۔ ہے کوئی آپ میں سے ایسا جو کہے میں زبان کا مالک ہوں۔۔۔ میں آنکھ کا مالک ہوں۔۔۔ میں دل کا مالک ہوں۔۔۔ میں جگر کا مالک ہوں۔۔۔ میں تن کا مالک ہوں۔۔۔ میں من کا مالک ہوں۔۔۔ میں ظاہر کا مالک ہوں۔۔۔ میں باطن کا مالک ہوں۔۔۔ میں ہر آن فی کل مکان اپنی حدود کے اندر مالک ہوں۔

کیا دعویٰ کرو گے۔ نہیں۔۔۔ جب سارے جہاں میں رہتے ہوئے اپنے جسم کے مالک نہیں ہو تو جس زمین پر کھڑے ہو اس کے مالک کب ہونگے۔ زمین پر سر نہیں لگتا پاؤں لگتے ہیں۔ یہ پاؤں ہی آپ کے نہیں۔ یہ کسی کی ملکیت ہیں۔ اور فرمایا صرف زمین ہی نہیں۔ زمین میں کتنے لوگ ہونگے۔ کیا کیا ہوگا اس کے اوپر۔ پھر اس میں پانی بھی ہے۔ پھر پانی کے اندر کیا کیا

چیزیں ہیں۔ یہ سب کیا ہیں مملوک۔ یعنی اس کا مالک کوئی ہے۔ اس کا کوئی مالک ہے اس کا کوئی مالک رہے گا۔ یہ کون ہے۔ **لِلّٰهِ**۔ **لِلّٰهِ** میں جو لام آتا ہے۔ یہ لام تملیک ہے۔ اس کو علماء لامِ تملیک کہتے ہیں۔ تو معلوم ہوا آپ اور آپ کی جائیداد۔۔۔ آپ اور آپ کی زمین آپ۔۔۔ اور آپ کا علم۔۔۔ آپ اور آپ کی زندگی آپ کی نہیں ہے اس کا مالک کوئی اور ہے۔ اور فرمایا۔ **فِي السَّمٰوٰتِ** یہ جو سات آسمان دیکھتے ہو نا۔ یہ بھی اپنے مالک نہیں۔ اس میں عرش ہے۔۔۔ کرسی ہے۔۔۔ لوح ہے۔۔۔ قلم ہے۔۔۔ اس میں بیت المعمور ہے بیت المشہود ہے۔ بیت المعبود ہے یہ ساری چیزیں اوپر ہے۔ فرمایا آسمان اور آسمان کے اندر جو ہے۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان کئی سو سال کا راستہ وقفہ ہے۔ اس کے اندر کوئی جگہ خالی نہیں۔ اللہ مخلوق رہتی ہے۔ پھر آگے سب سے اوپر ہے عرش عظیم۔ اور اس کے ایک کنگرے سے لیکر دوسرے کنگرے تک پانچ سو سال کے راستے کا وقفہ ہے۔ اس کے درمیان بھی مخلوق موجود ہے۔ یہ ساری مخلوق **لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝**

حضرات اسی پر میں ایک سوال کرنے لگا ہوں۔ معلوم ہوا کہ آپ اپنے مالک نہیں ہے۔ تو مالک کوئی اور ہے۔ وہ کون۔ اللہ تو آپ اپنے مالک کو جانتے ہو۔ بس یہ سوال ہے۔ اپنے مالک کو پہچانتے ہو۔ مالک کون ہے۔ اللہ۔ آپ کا مالک اللہ ہے۔ آپ مملوک۔

آپ کے پاس علم ہے عقل ہے۔ توانائی ہے جستجو ہے آرزو ہے دانشمندی ہے۔ ہوش مندی ہے۔ بیداری ہے۔ سب کچھ ہے لیکن اس کے باوجود آپ اپنے مالک کو پہچانتے ہو۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس نے اپنے مالک پہچانا وفادار مملوک اپنے مالک سے کبھی دور رہا ہے۔ کبھی دور ہوا ہے۔ تو فرمایا۔ میری مخلوق **فَادْخُلِي فِي عِبَادِي**۔ فرمایا تم میری صرف مخلوق ہو۔ میرے صرف مملوک ہو۔ لیکن جنہوں نے مجھے پہچانا۔ وہ مخلوق بھی ہیں مملوک بھی ہیں۔ محبوب بھی ہیں میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم صرف مخلوق ہو۔ مخلوق کے بعد مملوک ہو۔ مملوک کے بعد بندے ہو۔ مگر ابھی بندے نہیں بنے۔ اُن کے ساتھ مل جاؤ۔ جنہیں دیکھتے ہی اُن کا مالک نظر آ جاتا ہے۔

(نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یا رسول اللہ ﷺ)

غلام وہ جو آقا کو پہچانے۔ بندہ وہ جو معبود کو پہچانے۔ لیکن ایک ہے بندہ اور ایک ہے معبود۔ یہ دو ہیں۔ یہ بات یاد رکھو۔ کہ اللہ نے جتنی مخلوق بنائی ہے وہ سب عابد ہے۔ فرشتہ بندہ ہے۔ درخت بندے ہیں۔ زمین بندہ ہے آسمان بندہ ہے چاند اور سورج ستارے پانی اور قطرے ہوا اور جھونکے گھاس اور تنکے درخت اور پتے یہ سب بندے ہیں۔ بندہ وہ جو اپنے رب کی بندگی کرے۔ انسان اور جنوں کے بغیر سارے پہچانتے ہیں کہ ہمیں کس کی بندگی کرنی ہے۔ غافل ہے تو کون ہے۔ انسان۔

حضرات میں آپ کو انسان کے درجے سے آگے لے جا رہا ہوں۔ آپ صرف انسان نہیں ہے۔ آپ بندے ہیں اور بندہ وہ جس کو دیکھ کر بندگی کے آداب نظر آئیں۔ اور بندگی کس کی اللہ کی۔ جو بندگی کرے وہ بندہ۔ اور جس کی بندگی ہو وہ کون معبود۔ اور جو بندگی کرتا ہے وہ عابد۔ یہ عابد ہے وہ معبود ہے۔ عابد اور معبود کے درمیان رابطہ کس چیز سے ہے۔ بندگی سے۔ آپ زندہ ہے آپ کے اندر دو چیزیں جسم اور روح۔ جب تک یہ دونوں ملیں ہوئے ہیں تو زندہ ہیں۔ روح کنارے ہو جائے۔ یہی زندہ پابندِ قبر ہو جاتا ہے۔ مر جاتا ہے تو وہ ہے معبود۔ آپ ہیں عابد۔ ان دونوں کے درمیان رابطہ کیا ہے۔ عبادت۔ بندگی اور جہاں بندگی نہ ہو نہ یہ عابد ہے۔ نہ اس کے لئے وہ معبود ہے۔ آپ بندے ہیں۔ آپ بولتے کیوں نہیں۔

جنت جاؤ گے۔ آپ نے جنت جانا ہے۔ جانا ہے جانا۔ بالکل جانا ہے۔ اس لئے جانا ہے کہ ہم میں کچھ نہیں۔ لے جانے والا غالب ہے۔ اللہ کی محبتوں میں اتنا محبوب و مقبول ہے۔ کہ جب وہ جائینگے تو کیا ہمیں چھوڑ کر جائیں گے۔ اس لئے جانا تو ہے مگر خود نہیں جانا۔ کوئی لے کر جائے گا۔ اچھا جو لے کر جائے گا اس سے بھی آشنائی ہے۔ جنت جانا ہے خود ہی جاؤ گے کوئی لے کر جائے گا۔ اور جو لے کر جائے گا اس کا جانتے ہو۔ جانتے ہو۔ پہچانتے بھی ہو۔ مانتے بھی ہو۔ ایک ہے جاننا پہچاننا اور پھر ماننا۔ جس نے مانا ایسا مانا کہ اس کو دیکھ کر اُس کو جنت لے جانے والا اُس کا مالک نظر آ جاتا ہے۔ یہ ہے جس نے پہچانا بھی اور جانا بھی اور مانا بھی اور جو مانتا ہے اس کی زبان جب بھی دیکھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور جب کبھی دیکھو رکوع میں کبھی سجدے میں کبھی قیام میں۔ تجارت ہے۔۔۔ وزارت ہے۔۔۔ حکومت ہے۔۔۔ دیانت ہے۔۔۔ متانت ہے۔۔۔ ثروت ہے۔۔۔ امارت ہے۔۔۔ دولت ہے۔۔۔ دنیا ہے۔۔۔ دین ہے۔۔۔ ظاہر ہے۔۔۔ باطن ہے۔۔۔ ہر حال میں محمد پاک ﷺ کے نبوت کے جلوے اس کے رہنما بنے ہوئے ہیں۔ اُس کو دیکھ کر محمدی دربار یاد آ جاتا ہے۔

ہم جائیں گے لیکن یاد رکھو۔ آپ جب شادی کرتے ہیں۔ پتہ ہے آپ کو کہ جنت میں حوریں کتنی ملیں گی۔ (مرشدِ کریم نے حاضرین سے پوچھا تو سب بولے ستر) بہت یاد رکھا ہے آپ نے۔ اور کچھ یاد ہو یا نہ ہو حوریں 70۔ یہ تو آپ کو یاد ہے نہ۔ عاشقو کیا کہنا آپ کا۔ مگر عاشق بھی حوروں کے عاشق ہوئے۔ جنت کی باقی نعمتیں یاد تو نہ رہیں۔ کہ پوچھو کہ جنت میں کیا ملے گا۔ نہ نور یاد آیا نہ سرور یاد آیا۔ نہ انگور یاد آیا۔ نہ شراب یاد آیا نہ شباب یاد آیا۔ اور نہ پھل یاد آئے اور نہ رحمتیں یاد آئیں۔ نہ برکتیں یاد آئیں نہ عظمتیں یاد آئیں۔ یاد کیا آیا۔ جی بڑے پیار سے بول رہے ہو۔ فیصل آبادیو آپ نے جانا تو ہے ناں۔ مگر وہاں کیا ملے گا آپ کو۔ حوریں۔ کتنی۔ 70۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جس جس کی شادی گھر میں ہے وہ ایک سے نبھا نہیں کر سکا۔ روز لڑائی ہوتی ہے تو ستر کے ساتھ گزارا کیسے کرو گے۔

بولو نا سنیو۔ جب ایک شادی کرتے ہو تو کیا بندوبست کرتے ہو کارڈ چھاپتے ہو۔ حال بک کرواتے ہو۔ کپڑے خریدتے ہیں زیور خریدتے ہیں، کھانا تیار کرتے ہیں، کتنی دولت لگتی ہیں، لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔

ایک بیوی پر جب لاکھوں خرچ ہوتے ہیں۔ تو ستر بیویوں کا خرچ کتنا ہو گا۔ اُن ستر کیلئے بھی کچھ خرچ ہو گا۔ اُن کا خرچ بھی ادا کرنا پڑے گا۔ وہاں جا کر نہیں۔ یہاں۔ اور کوئی قرض بھی نہیں دے گا۔ خرچ آپ نے یہاں سے لے کر جانا ہے۔ وہ خرچ کیا ہے۔ پچھلی رات کے سجدے۔ اور قرآن کی تلاوت۔ اور پر خلوص عبادت۔ اور نبی پاک ﷺ سے خالص سچی سُچی اور پکی محبت۔ سچی جو بدل نہ سکے سُچی وہ جو جس میں کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے۔ یہ انہی کی شان ہے۔ یہ زادِ جنت ہے۔ یہ جنت کا خرچہ ہے۔

اب سنو لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ٥

یہ حوریں کس کی۔ یہ آپ کس کے۔ یہ جنت کس کی۔ اچھا جنت کی تعریف کرتے ہو جنت خدا کی ہے تو جہنم کس کا ہے۔ فرمایا دو گھر رکھے ہوئے ہیں۔ ایک وہ جو میرے نبی کا ہو گیا۔ اور ایک وہ جو میرے نبی سے ہٹ گیا۔ جو ہٹ گیا وہ جہنم میں جائے گا۔ اور جو میرے نبی کے راستے سے آئے گا وہ جنت میں جائے گا۔ جہنم بھی اللہ کی ملکیت ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ٥ سب کچھ اُسی کا ہے۔ مومن کی پکار کیا ہے۔ مومن کی آواز کیا ہے۔ اُدھر دیکھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اِدھر دیکھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دائیں جانب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بائیں جانب دیکھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ ظاہر دیکھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه باطن دیکھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عورتیں نظر آئیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، مرد نظر آئیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، جھونپڑی نظر آئے، محل نظر آئے، غربت نظر آئے، شہادت نظر آئے، عبادت نظر آئے، قرآن نظر آئے، قاری نظر آئے، تصوف نظر آئے، صوفی نظر آئے، ولایت نظر آئے، ولی نظر آئے، نبوت نظر آئے، نبی نظر آئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ کیا آواز آئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ یہ کلمہ توحید ہے۔ اس سے انکار نہیں۔ مگر صوفی کیا کہتے ہیں۔ یہ کلمہ توحید ضرور شک نہیں۔ مگر حقیقت میں یہ کلمہ عاشقوں کی بولی ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ عاشقوں کی بولی عاشق معشوق کے بغیر کسی کو دیکھتا ہی نہیں۔ جناب رومی ﷺ یہاں کیا فرماتے ہیں۔

کن بدیں دو ناں را اے تصور دم بدم

من ہمہ یار است از سر تا قدم

(قارئین کرام! جناب رومی ﷺ کا کلام مُرشدِ کریم کی مترنم آواز مبارک میں سننے والا دل و روح سے فدا ہو جاتا ہے۔ سننے کیلئے درسِ مثنوی نور ٹی وی پر دیکھئے)

جیو اس انداز سے آگے دیکھو اللّٰه۔۔۔ پیچھے دیکھو اللّٰه۔۔۔ اندر دیکھو اللّٰه۔۔۔ اوپر دیکھو اللّٰه۔۔۔ فرش میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ پتے میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ ذرے میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ کرن میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ چمک میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ دمک میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ رمک

میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ سورج میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ چاند میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ ستارے میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ پانی میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ ہیرے میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ شیشے میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ پتھر میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ مسجد میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ گھر میں دیکھو اللّٰه۔۔۔ بندے کو دیکھو تو اللّٰه۔۔۔

اور اسی بات پر حضور سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا۔ تم اللہ اللہ کر کے وہاں پہنچو۔ بندگی کر کے وہاں پہنچو۔ اِذْکُرُوا ذِکْرَ اللّٰه۔ اس مقام پر پہنچو کہ تمہیں کوئی دیکھے تمہیں دیکھتے ہی کہہ دے اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه۔

(اس پر عاشقوں کے جمِ غفیر نے مُرشدِ کریم کے جلوؤں میں گم ہو کر اللہ ہو کا ذکر شروع کر دیا۔ چند لمحات اللہ ہو کی گونج سے مسجد گونجتی رہی)۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عالم پڑھے تو معنیٰ اور ہے شہری دیہاتی پڑھے تو معنیٰ اور ہے بیوی مرد پڑھے معنی اور ہے۔ فرشتہ پڑھے تو معنی اور ہے صوفی اور نبی پڑھے تو معنی اور ہے۔ صحابی پڑھے تو معنی اور ہے۔ نبی کی آل پڑھے تو معنی اور ہے۔ اُمہات المومنین پڑھیں تو معنی اور ہے۔ آج کل کی عورتیں پڑھیں تو معنی اور ہے۔ آپ حیران ہونگے کلمہ ایک عربی ایک اور معنی جدا جدا۔ فرمایا تم پڑھو تو یہی کہو گے۔ نہیں کوئی معبود اس کے بغیر۔ اور جب نبی، ولی، صوفی پڑھتے ہیں تو کیا کہتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر بندگی نہیں نہیں کوئی محبوب بغیر اس کے۔ ایک ہی محبوب ہے۔ تو پھر وہ کہتے ہیں کہ محبوب ایک ہے تو خیال میں وہ، حال میں وہ، مقال میں وہ، چال میں وہ، معال میں وہ، قبر میں جائیں تو وہ موجود، حشر میں جائیں تو وہ موجود، پل صراط پے جائیں تو وہ موجود، تو فرمایا میرے نبی اس منزل پر جو پہنچ گیا تو یاد رکھو مشرقین، مغربین، شمال، جنوب، زمین و آسمان، کائنات، ملکوت موجودات، مخلوقات، یہ ساری میری مملوک ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ سب میرے ہیں۔ اور میرے سامنے ہیں۔ میری ملکیت ہیں۔ میرے قبضے میں ہیں۔ لیکن میرے محبوب اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ٥

سب کچھ میرا ہے میرے سامنے ہے۔ میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ لیکن جب میں کسی کو دیکھتا ہوں۔ میرے محبوب میں صرف آپ کو ہی دیکھتا ہوں۔ کیونکہ میں نے ساری مخلوق کو

آپ کے دامن سے باندھ دیا ہے۔آپ کو دیکھا کائنات دیکھ لی۔آپ سے بات ہوئی کائنات سے بات ہوگئی۔تو عارفین، عاشقین کا، عابدین کا مفہوم کیا کہتے ہیں۔لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ۔نہیں کوئی معبود۔

آپ پڑھتے ہیں۔نہیں کوئی معبود برحق۔اللہ کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔سچ ہے۔ یہ آپ پڑھتے ہیں۔عاشق کیا پڑھتا ہے۔صوفی کیا پڑھتا ہے۔اور بندہ رب کیا پڑھتا ہے۔جو قرب کی منزل پے گیا پردے اُٹھ گئے۔تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ترجمہ کیا کہتا ہے۔کوئی نہیں تیرے سوا بس تو ہی ہے۔نہیں کوئی تیرے سوا مگر بس تو ہی ہے۔جہاں دیکھو تو۔۔۔۔۔۔جس کو بولوں تو۔۔۔۔جس کو سوچوں تو۔۔۔۔۔۔جس کی فکر کروں تو۔۔۔۔۔۔۔اور جس کا ذکر کرو ں تو۔۔۔۔۔اس لئے کہ تو موجود بھی ہے تو محبوب بھی ہے تو مطلوب بھی ہے۔تو معشوق بھی ہے۔تو عاشق کی نظر میں وہ کہتا ہے۔اللہ کریم تو معبود بعد معشوق اول،تو معبود بعد محبوب اول،اور جس سے محبت ہو جائے جب اس کی بندگی ہو تو خیال دائیں بائیں نہیں جاتا۔میں اور آپ کیا کہتے ہیں کوئی معبود نہیں۔یعنی یہ بندگی کا مقام آ گیا۔تو دو رکعت نماز جمعہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتے ہو تو کہاں ہوتے ہو مسجد میں۔جسم آپ کا ادھر ہوتا ہے تو فیصلہ جسم پر ہوگا یا کہ دل پر۔تو آپ کے دل نماز میں کہاں ہوتے ہیں۔تو جب صوفی صحیح صوفی۔۔۔۔یہ چھوٹی سی داڑھی گلے میں تسبیح پگڑی اور جبہ پہن کر کوئی صوفی نہیں بن جاتا۔۔۔۔۔صوفی اُس کو کہتے ہیں۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بغیر اس کے دل میں کوئی اور نہ رہے۔ھو الصوفی۔صوفی اس جہاں میں رہتے ہوئے کائنات سے باہر رہتا ہے۔

جب آدمی نیت کرے دو رکعت نماز فرض اے اللہ تیرے لئے۔تو یہ بالکل ٹھیک ہے وہ معبود ہے ہم عابد ہیں۔خیال قابو نہیں ہوتے۔جب وہ محبوب ہو گیا۔تو محبوب کی محبت خیال کو اپنی ذات سے دور رہنے نہیں دیتی۔بہرکیف لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۝ ایک جملہ اور سن لیں وہ یہ کہ یہاں بڑی بڑی مسجدیں ہیں کروڑوں کی مسجدیں بنانے میں زیادہ

دلچسپی نہیں لیتا۔دوست بنا لیتے ہیں میں منع نہیں کرتا اور جب نہ بنائیں تو میں انہیں تنگ نہیں کرتا۔ لیکن اصل میں مدعا یہ ہے کہ مسجد کے بعد سب سے بڑا منصوبہ دار العلوم۔۔۔پھر کالج۔۔۔پھر یونیورسٹی۔۔۔کیوں اس لئے کہ علم ضروری ہے۔علم نہ ہوا تو مسجدیں کون سنبھالے گا۔علم نہ ہوا تو بچوں کی راہنمائی کون دے گا۔علم نہ ہوا تو پچھلے پہر سجدوں کی تلقین کون کرے گا۔علم نہ ہوا تو حلال و حرام کے درمیان فرق کون بتائے گا۔علم نہ ہوا تو رب کی باتیں کون کرے گا۔رب کے محبوب ﷺ کی باتیں کون کریگا۔

آپ بڑی بڑی محفلیں سجاتے ہو میں بالکل انکار نہیں کرتا۔بڑی بڑی محفلیں سجا کر نعت خوانوں کو لاکھوں روپے دیتے ہو۔چار چار پانچ پانچ پچاس لاکھ تک محفلوں پر خرچ کرتے ہو۔اگر پچاس لاکھ کا ایک مدرسہ بنے۔اور غریب بچوں کو عالمِ دین حافظ قرآن بنا کر کھڑا کر دیا جائے تو دنیا بھی سنور گئی اور دین کی بھی خدمت ہوگئی۔خدا بھی راضی ہو گیا۔اس لئے ساری سنیت ایک طرف مائل ہوتی جا رہی ہے۔خدا نہ کرے یہ کوئی سازش نہ ہو۔اور ہمارے وہ مولوی علم چھوڑ کر نعت خواں بن گئے ہیں۔کیوں کرتے ہو ایسے۔جواب ملتا ہے۔پیسے نہیں ملتے مولوی کو۔تو کون سا مولوی ہے جو بھوکا مر گیا۔

نبی ﷺ کا غلام ہو اور بھوکا ہو۔نبی ﷺ کے دروازے کا گداگر ہو اور اس کی جھولی خالی ہو۔پچھلی رات سجدے کر کے خدا سے بھیک مانگے۔جبریل آ کے اُس کے دامن میں خدا کا نور نہ اُتار دے۔یہی علماء ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کہ ساری رات بندگی کرنے والو تمہاری رات بھر کی عبادت اور ایک متقی عالم دین کی نیند کی فضیلت زیادہ ہے۔کیوں وہ اُٹھے گا تو لوگوں کی حق کی بات بتائے گا۔اور تو اُٹھے گا اپنے ہی سجدے لے کر اُٹھے گا۔قبول ہوئے تو زاہد نہ قبول ہوئے تو پھر۔۔۔۔اس لئے میرا یہ مشورہ ہے مدرسے بناؤ۔مسجدیں بناؤ مسجدیں سجدوں سے آباد کرو۔اور مدرسے جیبوں سے آباد کرو۔جس دولت سے پیار کرتے ہو اللہ کا پیار اس دولت سے زیادہ ہے۔ یہ پیاری چیزیں اُسی کے نام پر خرچ کرو۔

شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

شیخ سعدی 589ھ میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی عبداللہ شیرازی ایک باخدا اور متورع آدمی تھے۔ شیخ سعدی بچپن سے ہی نماز روزہ کی پابندی کرنے لگے تھے۔ آپ نے دین کے ابتدائی مسائل بھی ابتدائی عمر میں سیکھ لئے تھے۔ آپ کو تلاوت قران مجید کا بڑا ہی شوق تھا۔ اور اسی شوق نے آپ کو بچپن ہی سے عبادت گزاری اور شب بیداری سے ہمکنار کر دیا تھا۔ آپ نے ہمیشہ اپنے والد کی صحبت اختیار کی۔ اور یوں آپ کے افعال واقوال کی نگرانی نہایت ہی فعال طریقے سے کی گئی۔ جس نے آپ کی عملی زندگی میں ایک عالی شان نکھار پیدا کر دیا۔ شیخ نے اپنے درویش منش والد سے زہد وعبادت اور صلاح وتقویٰ کی بھی ترغیب وتعلیم حاصل کی۔ آپ دار العلم شیراز میں تحصیل علم کیلئے داخل ہو گئے اور علمائے جلیل القدر سے درس وتدریس حاصل کیا۔ آپ نے نظامیہ بغداد میں بھی تعلیم حاصل کی یہ وہ مدرسہ ہے جہاں بڑی بڑی نامور اور جلیل القدر ہستیوں نے تعلیم حاصل کی۔ شیخ سعدی نے نامور استاد علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی سے حدیث اور تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ نے حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ حضرت پیرانِ پیر سے علم تصوف اور طریق معرفت وسلوک حاصل کیے۔ آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی سے بھی صحبت رہی ہے۔ شیخ سعدی کے زمانہ طالبعلمی میں آپ کے ہم عمر ہم سر لوگ آپ کی خوش بیانی اور حسن تقریر پر رشک کیا کرتے تھے۔

شیخ سعدی نہایت قوی، جفاکش اور صحیح المزاج شخص تھے۔ آپ نے دس بارہ مرتبہ حج کیے اور ہر حج آپ نے پیدل چل کر کیا۔ آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ سیاحت میں بسر کیا آپ نے کئی سالوں تک ادنیٰ درجے کے کام اور مشقتیں کیں۔ اہل اللہ اور درویش اصحاب آپ کو اولیاء اور صوفیاء میں شمار کرتے ہیں۔ آپ بیک وقت واعظ وصوفی تھے۔ آج کل کے مشائخ اور واعظین

سے شیخ یکسر مختلف تھے۔ آپ نے شاعری میں بھی خدا کی رضا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کو مقدم رکھا بادشاہوں کی تعریف اور امیروں کی قصیدہ خوانی کو اپنا ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ آپ نے خودداری اور غربت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ خلقت کی خیر خواہی اور ہمدردی آپ کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی تھی۔ یہی ہمدردی اور خیر خواہی نہ ہوتی تو آپ کے نصائح اور مواعظ لوگوں میں ہرگز مقبول نہ ہوتے آپ نے اپنی زبان اور قلم کو پند ونصیحت کیلئے وقف کر رکھا تھا۔

شیخ سعدی بیان فرماتے ہیں۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ایک سفر پر تھا۔ ہمیں دورانِ سفر ایک سرائے میں ٹھہرنا پڑا۔ رات کے آخری حصہ میں والدِ گرامی نے مجھے تہجد کیلئے اُٹھایا۔ میں نے وضو کیا اور تہجد کی نماز پڑھی۔ بعد از نماز میرے والد گرامی تو اپنے وظائف میں مصروف ہو گئے۔ اور میں فارغ تھا۔ میرے دل میں سرائے میں سوئے ہوئے دوسرے مسافروں کے بارہ میں خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ سارے لوگ کس قدر بے خبری کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ اگر یہ اُٹھ کر تہجد ہی ادا کر لیتے تو کیا حرج تھا۔ میں نے اپنا یہ خیال والد صاحب پر ظاہر کر دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اگر تم بھی ان مسافروں کی طرح سوئے رہتے تو کتنا بہتر ہوتا۔ کیونکہ یہ سوئے ہوئے مسافر تم سے کئی گنا زیادہ بہتر ہیں۔ تم جاگ کر تہجد پڑھتے ہو۔ مگر غیبت کر کے ثواب ضائع کر دیا۔ جبکہ جن مسافروں کی تم نے غیبت کی ہے۔ وہ تمہاری تہجدوں کا ثواب بھی لے گئے۔ اور رات کا آرام بھی حاصل کرتے رہے اور تمہاری نیند بھی گئی اور ثواب بھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ غیبت سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ گھن کی طرح انسان کی نیکیوں کو چاٹ جاتی ہے۔

ایک مرتبہ شیخ سعدی کسی جنگل سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا۔ ایک بزرگ نورانی چہرے والے ایک بھاری بھرکم چیتے پر سوار ہو کر آ رہے ہیں۔ میں ان کو یوں اس چیتے پر سوار دیکھ کر لرزہ براندام ہو گیا اور ایک طرف درخت کے پیچھے چھپنے لگا۔ مجھے اس بزرگ نے آواز دے کر بلایا۔ اور کہا۔ اے چیتے سے ڈرنے والے تو اس جانور سے مت ڈر بلکہ خدا سے ڈر۔ کیونکہ اگر

انسان خدا کے احکام کی پابندی کرے تو یہ چیتا بھی اس شخص کے حکم کی بجا آوری کرے گا۔اور مجھے یہ مقام خدا کے احکام کی بجا آوری کی وجہ سے ملا۔شیخ فرماتے ہیں۔یہ بات واقعی سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اور جب یہ مخلوقات میں اشرف خدا کا بندہ بن جائے اوراس کے احکام پر عمل کرنے لگے تو پھر خداوند عالم اس کے سامنے کائنات عالم کے ہر جاندار کو مسخر کردے گا۔اوراس کو انسانوں میں بھی قابلِ قدر نظروں سے دیکھا جائے گا۔

گلستان اور بوستان شیخ سعدی کی ایسی تصانیف ہیں۔جن کو سدابہار حیثیت حاصل ہے ان دونوں کتابوں میں پند و نصائح ،تہذیب و اخلاق، فصاحت و بلاغت بے بہا موجود ہیں۔آپ کی ان کتابوں کی مقبولیت کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے۔کہ ان کی متعدد زبانوں میں مختلف ممالک اور مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں نے ترجمہ کیا ہے۔یورپ کے اہل علم وادب ایک مدت تک شیخ کے کلام پر فریفتہ رہے ہیں۔مختلف بادشاہان وقت نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔

کسی نے شیخ سے تصوف کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا۔آپ نے فرمایا ’’پہلے زمانے میں ایک جماعت ہوا کرتی تھی۔جن کی صورت پراگندہ اور دل مطمئن ہوتا تھا۔اور اب ایک ایسی مخلوق ہے،جس کا ظاہر مطمئن اور باطن پراگندہ ہے۔کیونکہ جب تک انسان کا دل بھٹکتا رہے گا۔تو وہ خلوت میں بھی اپنے باطن کو صاف پائے گا۔اگر مال اور مرتبہ،کھیتی اور تجارت کا مالک ہونے کے باوجود انسان کا دل خدا کی یاد میں لگا رہے۔تو پھر اُسے خلوت نشینی اور تصوف کہا جاسکتا ہے۔سعدی فرماتے ہیں جو شخص بزدل کی صحبت اختیار کرے گا۔خواہ خود بڑی اچھی عادات کا مالک ہو برا ہی کہلائے گا۔چونکہ شراب کی بھٹی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا بھی شراب نوش ہی کہلائے گا۔حدیث نبوی ہے کہ عطار کی صحبت میں بیٹھنے والا خوشبو سے بہرہ ور ہوگا جبکہ چمار کے پاس بیٹھنے والا بدبو کا شکار ہوگا۔

اولاد کی نیک اور اچھی تربیت کے متعلق شیخ فرماتے ہیں۔جب اولاد دس برس سے

زیادہ ہو جائے تو اس کو نامحرموں اور غیروں میں نہ بیٹھنے دیا جائے۔اولاد کے بہترین اخلاق سے والدین کا نام باقی رہتا ہے۔اولاد سے زیادہ لاڈ پیار بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔اولاد کے دل میں استادوں کا احترام اور ان کی سختی برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے بچے کی ضروریات ایسے طریقے سے پوری کرنی چاہئیں کہ اس کا کسی اور طرف دھیان نہ رہے۔

آپ فرماتے ہیں انسان کو جتنی محبت اور وابستگی دنیاوی رزق اور دولت سے ہے اگر اتنی ہی رزق اور دولت دینے والے سے ہو جاتی۔تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہوتا۔مگر انسان خدا کے ساتھ بھی کاروبار کرتا ہے۔نماز میں پڑھے گا تو ساتھ اپنے آرام وآسائش کیلئے بیسیوں چیزیں طلب کرے گا۔اسی طرح اگر حج کریگا۔زکوۃ دیگا۔تو اسمیں بھی ریاء کا پہلو نظر آئے گا۔لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے صدقہ، خیرات کریگا۔اگر یہی عمل صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیے جائیں تو اس کا وقار بہت بلند ہوگا۔

شیخ سعدی کافی عرصہ تک بیت المقدس میں بطورِ ماشکی کام کرتے رہے اور انہوں نے بہت سختیاں جھیلنے کے باوجود کبھی خدا سے شکوہ نہیں کیا۔آپ فرماتے ہیں ایک دفعہ میرے پاؤں میں جوتی نہ تھی۔اور مجھے جوتی خریدنے کا یارا بھی نہ تھا۔میں بڑا پریشان حال تھا۔اور اسی پریشانی کے عالم میں کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچا۔وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا۔جس کے پاؤں ہی نہ تھے۔اس وقت میں نے اپنے ننگے پاؤں کو غنیمت جانا اور خدا کا شکر ادا کیا۔شیخ نے عالم غربت و عسرت میں کبھی بھی خودداری اور صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔شیخ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک حجرہ بنوایا۔دن رات آپ وہاں رہتے تھے۔بادشاہ امراء اور دیگر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بقدر ظرف فیضیاب ہوتے تھے۔اس حجرے میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔آپ کا مزار دلکشاہ سے کچھ فاصلے پر دامنِ کوہ میں ایک بڑی عمارت میں ہے۔اس مقام کا نام ’’سعدیہ‘‘ ہے۔اہل شیراز محبت سے آپ کے مزار پر فاتح خوانی کرتے ہیں۔

شیخ العالم حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب بحیثیت سماجی شخصیت

تحریر: علامہ محمد نصیر اللہ نقشبندی (انگلینڈ)

حضور شیخ العالم نقیب عشقِ مصطفیٰ ﷺ قائد تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ محسنِ ملت حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر ایک ہمہ جہت اور عبقری شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کے وجودِ مسعود کو اللہ تعالیٰ نے سراپا خیر بنایا ہے۔آپ کی شخصیت کو انسانیت کے اعلیٰ اقدار کے جس رُخ سے بھی دیکھا جائے تو نمایاں نظر آتے ہیں۔تاریخ کے اوراق آپ کی ہمہ جہت شخصیت کی عالمی خدمات پر شاہد ہیں۔ناچیز آج قبلہ پیر صاحب کی شخصیت کے جن پہلوؤں کو صفحہ قرطاس کی زینت بنا رہا ہے۔اُس کا تعلق خدمت خلق سے ہے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ **"الخلق عیال الله"** ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی ذات کا تعارف فرمایا۔تو رب العالمین کے طور پر کیا۔کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔خدمت خلق انبیاء کرام کا وظیفہ رہا ہے۔دنیا کا ہر دین لوگوں کو خدمت خلق کا بنیادی درس دیتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے خدمت خلق کو اپنا اشعار بنایا۔بالخصوص حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔تو آپ کی پوری زندگی مخلوق خدا کی خدمت غریب پروری اور بے سہارا لوگوں کے دکھوں کا مداوا کرتے ہوئے گزری۔آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو اولیاء اللہ، علماء، اور اہل خیر حضرات نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے۔حضور شیخ العالم حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی بھی اپنے اسلاف کے اس پاکیزہ مشن کی امین نظر آتی ہے آپ کی انسانیت کے لیے کی جانے والی خدمات نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مظہر نظر آتی ہے۔حضرت قبلہ پیر صاحب کی شخصیت ایک ہمہ جہت شخصیت ہے۔لیکن ناچیز آج کی شخصیت کے جن پہلوؤں کو قارئین کی نظر کر رہا ہے۔وہ ہے "حضرت قبلہ پیر صاحب ایک سماجی شخصیت" سماج کا تعلق خدمت خلق، معاشرے کے روزمرہ کے مسائل و مصائب، غریب پروری، بے سہارا انسانیت کی خدمت، زمینی و آسمانی

آفات و بلیات میں گری ہوئی انسانیت کی دادرسی ہے۔قبلہ پیر صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی سنت اور اپنے اسلاف کے خدمت خلق کے طریقہ کار کو اپنی زندگی کا شعار بنایا ہوا ہے۔اور دکھی انسانیت کی خدمت کی وہ مثالیں قائم کی ہیں۔کہ دنیا کی تاریخ اسے ہمیشہ یاد رکھے گی۔اور آپ کی خدمات قیامت تک آنے والے انسانی خدمات کے علمبرداروں کے لئے مشعل راہ ہے۔آپ کی سماجی خدمات کا ایک مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

قارئین کرام! پاکستان اور ریاستِ آزاد کشمیر کا شمار اس خطہ میں ہوتا ہے۔جو اکثر و بیشتر آفات و بلیات، زلزلوں، طوفانوں اور مختلف قسم کی آزمائشوں کی زد میں رہتا ہے۔ان تمام ناگہانی صورتوں سے نمٹنے کے لئے شیخ العالم حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے انسانیت کی خدمات اور دکھوں کے مداوا کے لئے سماجی طور پر انٹرنیشنل سطح پر محی الدین ٹرسٹ ہمہ وقت متحرک رہتا ہے۔محی الدین ٹرسٹ نے خدمات کے حوالہ سے اپنی خدمات اور کارکردگی کا لوہا سن 2005ء کے افسوسناک زلزلے میں منوایا۔اس زلزلے سے پاکستان اور آزاد کشمیر کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر خوفناک تباہی ہوئی۔اور آئے دن یہ خطہ مختلف آزمائشوں اور مصائب کے گرداب میں گھرا رہتا ہے۔ان تمام تکالیف اور آزمائشوں کے سدباب کے لئے محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل کی خدمات ناقابلِ فراموش ہے۔

2005ء کے زلزلے نے جو تباہی مچاہی وہ اپنی جگہ ایک کھلی حقیقت ہے۔اس زلزلے کے بے رحم جھٹکوں نے پاکستان اور آزاد کشمیر کے ہزاروں افراد کو موت کی نیند سلا دیا۔کشمیر کے خطے کا زمینی رابطہ پاکستان سے کٹ چکا تھا۔مخلوق خدا اس سخت آزمائش میں ہر قسم کی امداد کی منتظر تھی۔محی الدین ٹرسٹ ان کٹھن حالات میں سب سے پہلے میدانِ عمل میں آگے بڑھا۔ٹرسٹ کے رضاکاروں کے سامنے کٹھن مسائل سر اُٹھائے کھڑے تھے۔جن میں مکانوں کے ملبے تلے دبے لوگوں کو نکالا، زخمیوں کو ہنگامی طبی امداد کی فراہمی، بے گھر افراد کو بشمول عورتیں، بچے، بوڑھے، افراد کی محفوظ مقامات پر منتقلی، ان افراد کے لئے کھانے پینے اور بنیادی اشیاء کی فراہمی الحمدللہ محی الدین

ٹرسٹ نے یہ تمام خدمات سرانجام دیں۔ ان میں بڑا مسئلہ لاوارث اور یتیم بچوں کی کفالت کا تھا۔ قبلہ پیر صاحب کی خصوصی توجہ اس کارِ خیر میں شاملِ حال رہیں۔ آپ کے حکم پر چند ہنگامی اقدامات اُٹھائے گئے۔ سب سے پہلے ان بچوں کو ایمبولینس کے ذریعے محی الدین یونیورسٹی نیریاں شریف آزاد کشمیر منتقل کیا گیا۔ جہاں ان بچوں کی خوراک، رہائش اور کفالت کا بندوبست قبلہ پیر صاحب نے خصوصی طور پر فرمایا۔ جن بچوں کے ورثاء کا پتہ ملا اُن کے ورثا کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن ایک بہت بڑی تعداد اُن بچوں کی آج بھی موجود ہے۔ جن کا ورثاء کا تا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ بچے حضور پیر صاحب کے زیرِ سایہ قائم کردہ مدارس میں دینی اور دنیاوی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ جہاں ان کے قیام و طعام اور لباس کی فراہمی کا بھی بہترین انتظام موجود ہے۔

قبلہ پیر صاحب نے متاثرین زلزلہ کے گھروں کی تعمیر، مساجد، مدارس، سکولز، کالجز کی ازنو تعمیر فرمائی۔ اس کے علاوہ زلزلہ میں یتیم ہونے والی بچیوں کے لئے جہیز کی فراہمی اور ان کی شادیوں پر آنے والے اخراجات کا بندوبست بھی فرمایا۔

حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا پاکستان میں متاثرین سیلاب کی آبادکاری میں تاریخی کردار:۔

قارئین کرام! پاکستانی قوم کے زخم ابھی زلزلے سے نہ بھرے تھے کہ 2010ء کے سیلاب کی تباہ کاریوں نے پاکستان اور آزاد کشمیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بنے۔ لوگوں کے مال مویشی، مکانات اور قیمتی املاک سیلاب میں بہہ گئے جن میں ایک بڑی تعداد مساجد اور مدارس کی بھی تھی۔ دنیا اس منظر کی شاہد ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے مال سے ہزاروں لاکھوں روپے زکوۃ صدقہ و خیرات میں دیا کرتے تھے کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ آزمائش کی اس گھڑی میں ایک بار پھر حضور قبلہ عالم نے محی الدین ٹرسٹ کے ذریعے سے جو آفاقی کردار ادا فرمایا۔ وہ آپ کی سماجی خدمات کے حوالہ سے ایک روشن باب ہے۔ جسے تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے محی الدین میڈیکل کالج کے ڈاکٹرز، رضا کاروں

اور ایمبولینسز کو فوراً متاثرہ علاقوں کی جانب روانہ فرمایا۔ جنہوں نے متاثرین کو دن رات علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچائی۔ متاثرین کو کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی کے ساتھ خیمے بستر کپڑے میڈیسن وغیرہ بھی مہیا کی ۔ حضور قبلہ عالم نے محی الدین ٹرسٹ کے رضا کاروں کو ڈیرہ غازی خاں، ضلع مظفر گڑھ، خیبر پختون خواہ، اور آزاد کشمیر کے دور دراز علاقوں کی جانب روانہ فرمایا۔ اور متاثرہ علاقوں کا سروے کرنے کے بعد نقصانات کا تخمینہ لگوایا۔ نور ٹی وی کے ذریعے ساری دنیا نے دیکھا۔ بلکہ حضور قبلہ عالم خواجہ علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 250 مکانات تعمیر کروا کے ان میں متاثرین کو آباد کیا گیا۔ آج مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خاں، لیہ، پیر سباق، مظفر آباد کے دور دراز علاقوں میں لوگوں نے اپنے گھروں کے باہر حضور قبلہ عالم کے شکریہ کے بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ مساجد اور مدارس کی تعمیر بھی حضور پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا تاریخی کارنامہ ہے۔

حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ آزاد کشمیر کا سب سے بڑا میڈیکل کالج قائم فرمایا۔

حضرت قبلہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سماجی خدمات کے حوالہ سے آزاد کشمیر کے سب سے بڑی میڈیکل کالج کا قیام ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ آپ نے اسی کالج کا نام اپنے والدِ گرامی عظیم ولی کامل حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین غزنوی نیروی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے محی الدین میڈیکل کالج رکھا۔ آزاد کشمیر کی 65 سالہ تاریخ میں حکومت جس کالج کے قیام کو عمل میں نہ لا سکی۔ حضور قبلہ عالم نے تنِ تنہا میڈیکل کالج کا قیام فرمایا۔ آج محی الدین میڈیکل کالج میں سینکڑوں طلبہ و طالبات میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کالج کی سماجی خدمات کا وہ تاریخی منظر دنیا نے اس وقت ملاحظہ کیا۔ کہ جب سیلاب آیا تو کالج میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ حضور قبلہ عالم نے تمام عملے کو سیلاب زدہ علاقوں کی جانب روانہ کر دیا۔ جنہوں نے متاثرین کو علاج معالجہ کی اعلیٰ سہولیات مہیا کیں۔

ہسپتالوں کی تعمیر: حضرت قبلہ خواجہ محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے میڈیکل کالج کے علاوہ محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام تراڑکھل آزاد کشمیر میں 200 بیڈز پر میرپور آزاد کشمیر میں 800 بیڈز مشتمل ہسپتالوں کی تعمیر کا سلسلہ شروع فرمایا ہے۔ جو جلد تکمیل کے مراحل طے کرلیں گے۔ محی الدین اسلامی میڈیکل کالج کے فارغ التحصیل ڈاکٹرکو ان میں تعینات کیا جائے گا۔ ہسپتالوں کے یہ پروجیکٹس یقیناً وہ عظیم سماجی خدمات ہے۔ جن کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔

واٹر سپلائی پروجیکٹس: حضرت قبلہ خواجہ محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں۔ ڈیرہ غازی خاں کے دور دراز علاقے میں جہاں پانی جیسی بنیادی نعمت میسر نہیں ہے۔ ان علاقے کے لوگوں کو پانی کے حصول کے لئے میلوں کا سفر پیدل طے کرنا پڑتا تھا۔ وہ بھی ایک ایسے گندے تالاب تک کا سفر کے جس کے پانی کے حصول کے لئے انسانوں کے ساتھ جانور بھی برابر شریک تھے۔ گندے پانی کے اس تالاب سے مختلف اقسام کی بیماریاں ان علاقوں میں بسیرا کیے ہوئے تھی۔ جن میں ہیپاٹائٹس، ہیضہ بخار وغیرہ شامل ہے ان علاقے کے آباد لوگوں نے حضور قبلہ عالم حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ اور پانی کی فراہمی کی درخواست پیش کی۔ حضور قبلہ پیر صاحب ان کی اس حالت پر اس قدر افسردہ ہوئے آپ نے فوراً محی الدین ٹرسٹ کے رضا کاروں کو یہ حکم ارشاد فرماتے ہوئے کہ جتنے اخراجات درپیش ہوں ان علاقوں میں ہر صورت واٹر سپلائی کا منصوبہ ہنگامی بنیادوں پر شروع کردیا جائے۔ ایک طویل ترین میلوں پر مشتمل واٹر سپلائی پائپ لائن دشوار ترین راستوں پر بچھائی گئی۔ آج اس لائن کے ذریعے اس علاقے کے تقریباً 3 لاکھ سے زائد لوگ ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تونسہ شریف تراڑکھل آزاد کشمیر، چک بیلی خاں، اور پاکستان کے متعدد ایسے علاقے جہاں پانی دستیاب نہیں تھا۔ محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام میٹھے پانی کے ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں۔ جن سے خلق خدا سیراب ہو رہی ہے۔

قربانی پروجیکٹ: حضرت قبلہ پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ محی الدین ٹرسٹ کے ذریعے ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ پاکستان کے دور دراز علاقوں میں قربانی کا گوشت مساکین غرباء کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ پاکستان کی متعدد جیلوں میں قیدیوں تک بھی قربانی کا گوشت پہنچایا جاتا ہے۔

غریب اور نادار بچیوں کی شادیاں: حضرت قبلہ خواجہ محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہر سال محی الدین ٹرسٹ کے زیر اہتمام ایسی نادار اور غریب بچیوں کی شادی کا اہتمام فرماتے ہیں۔ جن کے والدین غربت کے سبب اپنی بچیوں کے جہیز اور شادی پر اُٹھنے والے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ کی شفقتوں کی وجہ سے غریب گھرانوں کی بچیاں اپنے اپنے گھروں میں ہنسی خوشی آباد ہو چکی ہیں۔

نور ٹی وی کا قیام: دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور دکھی انسانیت کی دکھ بھری آواز و کیفیات کو دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے حضور قبلہ پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نور ٹی وی کا قیام فرمایا۔ اس وقت نور ٹی وی دنیا کے 170 ممالک میں Live نشریات پیش کر رہا ہے۔

قارئین کرام! اگر آپ قبلہ پیر صاحب کی سماجی خدمات کو ملاحظہ فرمانا چاہیں تو آپ نور ٹی وی ضرور دیکھیں۔ آخر میں اتنی عرض ہے کہ حضور قبلہ پیر صاحب اپنی ذات میں دکھی اور ضرورت مند انسانیت کے مسیحا ہیں۔ آپ ایک انجمن ہیں۔ آپ ایک ادارہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انسانیت کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانیت کی خدمت کرنے والے اور سماج کے دکھوں سے باخبر رہنے والے اس مسیحا کو سلامت رکھے۔ جو دوسروں کے غم مصائب اور تکالیف دیکھ کر اپنے رنج والم کو بھول جاتا ہے یہ آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک رخ تھا۔ جسے میں نے مختصراً تحریر کیا ہے۔ اگر میں حضور قبلہ پیر صاحب کی شخصیت کے متعلق یہ کہوں۔ تو بے جانہ ہوگا۔ یحر الا ساحل لہ انسانیت کی خدمت کا وہ سمندر ہے۔ جس کا کنارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور قبلہ پیر صاحب کے وجودِ مسعود کو سلامت رکھے اور آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

اقوال حضرت خواجہ سید امیر کلال علیہ الرحمۃ

انتخاب:۔ صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی

قارئین کرام! سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم المرتبت بزرگ حضرت خواجہ سید شمس الدین امیر کلال ﷫ کا وصال باکمال 8 جمادی الاول کو ہوا تھا۔ اسی مناسبت سے آپ کے چند اقوال مبارکہ درج کئے جاتے ہیں۔ مطالعہ فرمائیں اور فیض حاصل کریں۔

☆ آپ ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر عبادت میں تمہاری پیٹھ کبڑی ہو جائے اور ریاضت میں تمہارا جسم کمان کے چلے کی طرح باریک ہو جائے۔ اللہ رب العالمین کی قسم تم ہرگز مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک رزق حلال نہ کھاؤ گے، خرقہ کو پاک نہ رکھو گے اور حضور نبی پاک ﷺ کی شریعت کی پیروی کرو کیونکہ تمام کاموں کی اصل اسی پر ہے۔

☆ جب تک تم زندہ ہو۔ طلب علم سے ایک قدم دور نہ رہو۔ کیونکہ طالب علم تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ علم ایمان، علم نماز، علم روزہ، علم زکوۃ، علم حج اگر استطاعت ہو۔ والدین کی خدمت کا علم، صلہ رحمی اور رعایت ہمسایہ کا علم، خرید و فروخت کا علم اگر ضرورت ہو حلال و حرام کا علم کیونکہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ بے علمی کے سبب تباہی کے بھنور میں گر پڑتے ہیں۔

☆ تم توبہ کرتے رہو۔ کیونکہ توبہ تمام بندگیوں کا سر ہے۔ توبہ یہ نہیں کہ زبان سے کہو میں توبہ کرتا ہوں۔ توبہ یہ ہے کہ تم اپنے گناہوں سے دل سے پشیمان ہو اور نیت کرو اس گناہ کی طرف نہ جاؤ اور ہمیشہ اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور اپنے روزی کا غم اپنے دل سے نکال دو اور آخرت اور ادائے بندگی کے غم کو اپنے دل میں جگہ دو کیونکہ تمام کاموں میں اصل کام یہی ہے۔

☆ علماء کی خدمت میں رہو اُن کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ علماء امت محمدیہ ﷺ کے چراغ ہیں۔ جاہلوں اور اُن کی صحبت سے دور رہو۔ اور دنیا داروں سے صحبت نہ رکھو۔ کیونکہ دنیا داروں کی صحبت اللہ سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ ہر حال میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر بجالاؤ۔ (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے بچنے کی تاکید) اور دل میں غیر شرعی کام اور بدعت سے بچتے رہو۔

اے ایمان والو! اس آیت پر غور کرو۔ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے۔ (سورۃ التحریم)

تاکہ میدان محشر میں تمہیں شرمندگی نہ اُٹھانا پڑے۔

آپ کے محبت نامے

ڈاکٹر عبدالشکور ساجد انصاری صاحب
(صدارتی ایوارڈ یافتہ سیرت نگار جنرل سیکرٹری مرکزِ تحقیق فیصل آباد)

''مجلہ محی الدین فیصل آباد'' علمی و ادبی دنیا میں بادِ بہاری کا جھونکا ہے۔ جو مادہ پرستی، انا، خودغرضی اور نفسا نفسی کی طوفانی ہواؤں میں گھرے دلوں کو حیاتِ نو بخشنے کا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ قبلہ عالم حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں شائع ہونے والا یہ میگزین حقیقت میں ان کے دیگر پراجیکٹس یعنی نور ٹی۔ وی چینل محی الدین اسلامی یونیورسٹی وغیرہ کی طرح ان کی فیوض و برکات کو متلاشیانِ حق تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔

باعث تسکین یہ امر ہے۔ کہ یہ مجلہ تسلسل کے ساتھ اشاعت پذیر ہے۔ اور امید واثق ہے کہ یہ سلسلہ فیض ہمیشہ جاری و ساری رہے گا۔

فیصل آباد کی نہایت ہی متحرک روحانی علمی اور سماجی شخصیت علامہ عدیل یوسف صدیقی صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا یہ مجلہ ہمہ رنگ ہے۔ جہاں اس میں قرآن کریم کے انوار ضیابار نظر آتے ہیں۔ تو احادیث مبارکہ کی خوشبو بھی قارئین کو مہکاتی نظر آتی ہے۔ تصوف اور روحانیت کے رنگ بکھرے نظر آتے ہیں۔ تو حالات واقعات اور اطلاعات کی جلوہ گری بھی موجود ہے۔ اس میگزین کی جان حضرت قبلہ عالم پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خطابات اور تقاریر سے مزین صفحات ہیں۔ ڈاکٹر اسحٰق قریشی صاحب جیسی نابغہ عصر شخصیت اور خواجہ وحید احمد قادری صاحب جیسی باعمل ہستی کی تحریریں نہایت معلوماتی اور متاثر کن ہوتی ہیں۔ مجھ جیسے کم فہم شخص کا ادارتی مجلس میں شامل ہونا اور ناچیز کی خام تحریروں کا اس مجلہ میں شائع ہونا یقیناً میرے لئے نہایت عزت و شرف کی بات ہے۔ اور میری خوش بختی کی معراج ہے۔ میری یہ دعا ہے اور دلی خواہش ہے کہ مجلہ محی الدین نہایت تسلسل کے ساتھ شائع ہوتا رہے۔ اور علم

وتحقیق کے متلاشی اس کے مطالعہ سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں۔ اگر ممکن ہو تو اس کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ اور اسے تکنیکی اور فنی طور پر بھی عصرِ حاضر کے دیگر رسائل و جرائد کی طرح ہر لحاظ سے معیاری بنایا جائے۔ کوشش کی جائے ایک مشن سمجھ کر اس مجلہ کو کالجوں، یونیورسٹیوں میں نوجوان نسل کے ہاتھوں تک پہنچایا جائے۔ نیز مستقبل قریب میں انٹرنیٹ پر اس مجلہ کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس مجلہ کو ہمیشہ جاری رکھے۔ اور آستانہ عالیہ نیریاں شریف کا فیض احسن انداز میں ہر سو پہنچانے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم دارالعلوم محی الدین صدیقیہ (اقبال نگر ساہیوال)

برادرِ طریقت یوسفِ کاروانِ شیخ العالم حضرت علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلہ محی الدین صوری ومعنوی خوبیوں سے مزین، مضامین نہایت ایمان افروز، باطل سوز اور پُرتاثیر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ پروف ریڈنگ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ عام قاری بھی التباس کا شکار نہ ہو۔

رسالہ آپ کی سچی لگن اور حضور شیخ العالم مدظلہ الاقدس کی دائمی توجہ کا مظہر ہے۔ جمیع رفقاء کار کی خدمت میں سلام و دعائیں۔ والسلام

محتاج دعا:

مشتاق احمد علائی

جگر گوشہ شمس العلماء صاحبزادہ علامہ حامد علی چشتی صاحب

مہتمم جامعہ غوثیہ انوار القرآن (للبنات) گو بند پورہ فیصل آباد

مرد خدا مست ـــ دلبر وحق پرست ـــ خورشید جہاں تاب ـــ عزت مآب ـــ صاحب قال وحال ـــ شیخ بے بدل ـــ عالم باعمل ـــ دلبر اصفیاء ـــ گل بہار اتقیا ـــ غم گسار غم زداں ـــ دستگیر بے کساں ـــ آفتاب علم وحکمت ـــ واقف رموز حقیقت

حضرت شیخ طریقت، رہبر شریعت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی نے قوت عشق سے ہر پست کو بالا کرنے، دہر میں اسم محمد سے اُجالا کرنے کے واسطے جو عظیم، پُر نور سلسلے قائم فرمائے ہیں۔ انہی میں سے ایک سلسلہ ''مجلہ محی الدین'' ہے۔

الحمد للہ ''مجلہ محی الدین'' گزشتہ ایک سال سے شریعت وطریقت کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر صاحب ذوق کو تسکین پہنچانے میں مصروف عمل ہے۔

''مجلہ محی الدین'' کا مطالعہ کرتے وقت کبھی قیل وقال رازی، کبھی حال وعشق جامی کبھی سوز وسرور رومی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

عقائد واعمال، علم وعرفان، تحقیق وتدقیق کے نہایت خوش رنگ گل وگلزار اپنی مہکار سے فضائے قلب کو معطر کر دیتے ہیں۔

تعمیر سیرت اور تطہیر قلوب کا یہ انداز الفت ومحبت قارئین کو مست وبے خود کئے دیتا ہے۔

''مجلہ محی الدین'' کے مدیر اعلیٰ حسن سیرت وصورت اور حسن صوت کے ساتھ ساتھ فکری صلابت، ذہنی اصابت اور موثر بیان کی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ جو ہمہ وقت خدمت دین متین میں نت نئے اور خوبصورت اسلوب تبلیغ واشاعت کے ساتھ قارئین کو مستفید ومستفیض فرماتے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ یہ ''مجلہ محی الدین'' رہتی دنیا تک راہ نوردگان چمن کے لئے عطر بیز فضاء یعنی مقام قرب تک رسائی حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتے ہوئے۔ صلحاء واصفیاء، علماء وخطباء اور ملت اسلامیہ کے لئے افادہ عام کا سبب بنا رہے۔ آمین

صاحبزادہ علامہ محمد قاسم وقار سیالوی صاحب

جنرل سیکرٹری جماعت اہلسنت پاکستان فیصل آباد

محترم مدیر اعلیٰ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجلہ محی الدین فیصل آباد پڑھنے کا موقع ملا۔ ماشاء اللہ اداریہ سے لیکر تحریروں تک خوب سے خوب تر پایا۔ ہر اسلامی ماہ اور بالخصوص اسلامی تہواروں کے حوالہ سے اداریہ لاجواب ہے۔ جس میں تمام ضروری باتوں کو موضوع سخن بنا کر نہ صرف مسائل کی نشاندہی کی گئی۔ بلکہ مثبت تجاویز بھی شامل ہیں۔ اس میگزین کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس میں جید علماء، دانشور اور اہل علم حضرات کی تحریروں کو شامل اشاعت کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ عظیم محقق، دانشور اور علمی شخصیت ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کے خوبصورت مضامین، دل موہ لینے والا انداز تحریر شامل ہے۔ جو تشنگان علم کیلئے ایک اچھا سرمایہ ہے۔ ڈاکٹر عبد الشکور ساجد صاحب کا میلاد مصطفی ﷺ کے حوالہ سے مضمون ''ہم میلاد کیسے منائیں؟'' اور ''نماز کے طبی فوائد'' بھی لاجواب ہیں۔ یہ میگزین تاجدار نیریاں شریف، شیخ طریقت وشریعت، حامل علم معرفت حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی مدظلہ العالی سے والہانہ محبت وعقیدت کا آئینہ دار ہے۔ آپ کے خطابات کو تحریری شکل میں لاکر شامل اشاعت کیا جانا میرے جیسے ان تمام احباب کیلئے خوبصورت تحفہ ہے جن کو قبلہ پیر صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع نہیں ملا اس لئے اس سلسلہ کو بھی جاری رہنا چاہیے۔ ایک تجویز ضرور دینا چاہوں گا کہ عوام میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کیلئے مجلہ میں ہر ماہ کسی کتاب کا تعارف ضرور شامل کیا جائے۔ میگزین کو ایک سال مکمل ہونے پر مدیر اعلیٰ علامہ محمد عدیل یوسف صدیقی دامت برکاتہم العالیہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس میگزین کو اور مدیر اعلیٰ کے قلم کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔ آمین

برادرِ طریقت محمد عاطف امین صدیقی صاحب

متعلم جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

محترم و محتشم جناب خطیب جامع مسجد محی الدین صدیقیہ و مدیرِ اعلیٰ مجلّہ محی الدین فیصل آباد محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب، مرشد کریم خواجہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نظر کرم اور لطف وعطا جو کہ شانہ بشانہ ہمہ تن آپ پر سایہ فگن رہتی ہے۔اور اسی عطا اور نظر کرم کے سبب جو مجلّہ محی الدین فیصل آباد کی اشاعت کا مجاہدانہ کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ہم فیصل آباد کی پوری جماعت اس مجلّے کو ایک سال پورا ہونے پر آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد دیتے ہیں۔اور آپ کیلئے دعا گو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرشد کریم اور نبی پاک ﷺ کے صدقے آپ کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مجلّہ محی الدین جو کہ بے مثل اور اہل علم لوگوں اور عالم اسلام میں ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔اس کے مضامین نہایت علم افروز اور بے مثل ہیں۔اور جناب مرشد کریم ہم سب کے مولا و آقا میرے شیخ، مرّبی اور ہمارے رونق جاں خواجہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نہایت قیمتی، علمی وروحانی خطابات کی اشاعت کا جو آغاز کیا ہے۔اُس سے یہ مجلّہ واقعتاً مجلّہ ہو گیا ہے۔آپ مرشد کریم کے خطابات سے نہ صرف عوام بلکہ خواص بھی بہرہ مندہ ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ دامت برکاتہم العالیہ کو عمر حضور عطا فرمائے۔اور اس مجلّہ کو دن دگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔آمین

کمترین سگِ مرشد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت سے
قبلۂ عالم مرشدِ کریم سیدی سندی پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب کی نظرِ شفقت
اور اصحابِ محبت کی دلچسپی سے ماہنامہ محی الدین کی اشاعت کو ایک سال مکمل ہو چکا ہے
جس پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا شکر گزار ہیں

خود بھی پڑھیں دوستوں کو تحفہ بھی دیں